سوال

(181)قرض دار کے کل مال پر زکوۃ کا حکم-

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہے، اور وہ قرض دار بھی ہے، اور قرض خواہ کو کسی خاص وجہ سے نہیں دیا، یا قرض خواہ نے اس کے پاس امانت رکھا ہے تو یہ شخص اس سارے مال سے زکوۃ ادا کرے یا قرض کا مقدار چھوڑ کر باقی اگر قابل زکوۃ ہو، اس سے ادا کرے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کل مال کی زکوۃ اس پر واجب نہیں، قرض کے مقدار اس سے منہا کر کے باقی اگر بقدر نصاب ہو اس کی زکوۃ دے، والا فلا اقناع میں ہے :

((ولا زکوۃ فیمن علیه دین یستغرق النصاب او ینقصه ولا یجد ما یقضیه به سوی النساب او مالا یستغنی عنه))

(حررہٗ عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی عفاء اللہ عنهما)

جس شخص کے ذمہ اس قدر قرض ہو کہ نصاب کو کھا جائے یا اس سے کم کر دے، اور اس کے پاس نصاب کے سوا اور کوئی چیز نہیں کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کرے، یا ہے تو کوئی ایسی ضروری چیز ہے کہ جس سے اس کو چارہ نہیں، (جیسے رہنے کا مکان اور کپڑا پہننے کا) تو اس شخص کے مال میں زکوۃ نہیں ہے۔ (فتاویٰ غزنویہ ص ۱۱۱ جلد نمبر ۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 7 ص 297